بسم اللہ الرحمن الرحیم

ياحسن ياعلي يامحمد يافاطمة ياحسين

یہ میری جاں حسین ہے

یہ میری جاں حسین ہے - حسین ہے - حسین ہے - یہ میری جاں
اے شمر روک لے خنجر - صدائیں دیتی ہے ماں

قدم قدم پہ رہونگی حسین کے ہمراہ - پسر کے صبر کی امت کے ہر ستم کی گواہ
ہر ایک ظلم پہ اٹھے گی - میرے دل سے فغاں

میں ہاتھ حلق سے اس کے نہ اب ہٹاؤں گی - وہ وار جب بھی کرے گا اسے بچاؤں گی
نہ دیکھ پاؤں گی میں شمر کے خنجر کو رواں

تڑپ رہا ہے جو لاشہ ہر ایک وار کے ساتھ - وہ ایک سمت پہ غازی وہ ایک سمت پہ ہاتھ
تمام ٹکڑیں یہ مقتل میں دے رہے ہیں بیاں

کلام : حسنین اکبر شکر مولا **نوحہ خواں : عباس بندے علی**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاحسن یاعلي یامحمد یافاطمة یاحسین

جبھی حسین کو گھوڑوں نے پائمال کیا– میں اس کی لاش سے لپٹی رہونگی بن کے دعا
کے میری روح پہ بنجائے گوسموں کے نشاں

سنی ہے میں نے بہن سے وہ بھائی کی باتیں –لبوں پہ کہف کی آیات اور بند آنکھیں
وہ بے ردا میری زینب ہے –اور سر بہ سناں

حسین طشت میں دربار جس گھڑی پہنچا–چھڑی نے چوما لبوں کو تو میں نے رو کے کہا
تو مارتا ہے لعیں کس کے ہونٹ پر چھڑیاں

اتر کے خولی کے تنور میں میں روؤنگی– میں اس کے ظلفوں کو راحب کے ساتھ دھوؤنگی
ہر ایک مقام پہ نوحہ یہی سنائے گی ماں

کلام : حسنین اکبر شکر مولا **نوحہ خواں : عباس بندے علی**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاحسن یاعلي یامحمد یافاطمة یاحسين

میں کیسے چھوڑ کے وَاپس مدینہ جاؤں اسے – میں سر کے ساتھ رہونگی پھرائے جاؤ مجھے
میں شام وَالوں وَہیں جاؤں گی یہ ہوگا جہاں

عبادتوں نے مصلے پہ روٗ کے بندے علی – کبھی نماز خدا کی کبھی جری کی پڑھی
سبھی یہ کہتے ہیں اکبر رکوع ہو کے اذاں

کلام : حسنین اکبر

شکر مولا

نوحہ خواں : عباس بندے علی